S_1996_5_327_329

سپریم کورٹ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5ایس۔سی۔آر

پوشیٹی اور دیگران

بنام

ریاست آندھرا پردیش

28اگست1996

کے۔راماسوامی اور کے۔وینکٹاسوامی، جسٹسز۔

حصول اراضی ایکٹ1894:

دفعات 11، 12(2)، 18(2) -دفعہ 11 کے تحت منظور کردہ ایوارڈ کے نوٹس کی خدمت۔آیا دفعہ 12(2) کے تحت ایک پیشگی شرط ۔ اے۔پی عدالت عالیہ کے فل بنچ نے کہا کہ نوٹس کے ساتھ ایوارڈ بھیجا۔ضروری نہیں ہے-اپیل ہونے پر،ایوارڈ کا رابطہ پیشگی شرط نہیں ہے-لہذا عدالت عالیہ کا فل بنچ درست تھا،اس کی دفعہ 12 کی دفعہ 18 کی شق آر/ ڈبلیو ذیلی دفعہ (2) توضیعات کی تشریح ہے-مقامی ترمیم مذکورہ تشریح میں کوئی مادی تبدیلی نہیں کرتی ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار:1992 کی دیوانی اپیل نمبر1754۔

1985 کے ڈبلیو پی نمبر13203 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 12.9.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے مسز رانی چھابرا کے لیے ڈی۔پرکاش ریڈی۔

جواب دہندگان کے لیے جی۔پرکاش۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

آئین کے آرٹیکل 133 کے تحت آندھرا پردیش کی عدالت عالیہ کی طرف سے اجازت کے ذریعے دی گئی یہ اپیل 1987 کی تحریری درخواست نمبر 12604 میں 21 فروری 1991 کے اس کے فل بینچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔اس اپیل میں،واحد تنازعہ یہ ہے: کیا اراضی کے حصول کے قانون،1894 (مختصر طور پر،"ایکٹ") کی دفعہ 11 کے تحت اس کے احاطے کے ساتھ منظور کردہ ایوارڈ کے نوٹس کی خدمت، قانون کی دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت ایک پیشگی شرط ہے۔عدالت عالیہ کی فل بنچ نے 12 ستمبر

1990 کے فیصلے کے ذریعے 1985 کی تحریری درخواست نمبر 13203 اور بینچ نے فیصلہ دیا کہ نوٹس کے ساتھ ایوارڈ کی خدمت ضروری نہیں ہے۔قانون کی دفعہ (2)18 کی شق میں دوسری شق کو خارج کرنے پر بھروسہ کرنے والے ججوں نے فیصلہ قابل کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایوارڈ کی کاپی پیش کی جائے۔اپیل گزاروں کے وکیل شری ڈی پی ریڈی نے قابل ہے کہ دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (2) کی تشریح آندھرا پردیش عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے اسپیشل ڈپٹی کمشنر (ایل اے) کرنول ضلع بنام سی سائی ریڈی اور دیگر، اے آئی آر (1984) اے پی 24 میں کی تھی۔اس لیے فل بینچ اس کی تعمیر میں درست نہیں تھا۔تنازعہ اب ریز انٹیگرا نہیں ہے۔ریاست پنجاب کی اس عدالت اور دیگر بنام ستندر بیر سنگھ، (1995) 3 ایس سی سی 330 نے دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (2) کے دائرہ کار اور دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق پر غور کیا ہے اور کہا ہے کہ:

"اس کے بعد سوال یہ ہے کہ کیا دفعہ (2)12 کے تحت نوٹس ایک درست نوٹس ہے۔دفعہ 11 اور 12 کے مشترکہ پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نوٹس صرف ایوارڈ دینے کا ایک اشارہ ہے جس میں مالک یا دلچسپی رکھنے والے شخص کو دفعہ 11 کے تحت معاوضہ وصول کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔نوٹس موصول ہونے پر، اگر دلچسپی رکھنے والے شخص کو احتجاج کے بغیر معاوضہ ملتا ہے، تو ظاہر ہے کہ کوئی حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔معاوضے کا تعین حتمی ہو جاتا ہے اور فریقین کو پابند کرتا ہے۔جب وہ احتجاج کے تحت معاوضہ وصول کرتا ہے جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 31 کے تحت تصور کیا گیا ہے، تو دفعہ (1)18 کے تحت حوالہ کے لیے درخواست دینے کی ضرورت پیدا ہوگی۔اس موقع پر، دلچسپی رکھنے والے شخص کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ یا تو اس ایوارڈ کا معائنہ کرے جو دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (1) کے عمل کے ذریعے اس کے اور کلکٹر کے درمیان فیصلہ کن تھا، یا کلکٹر سے ایوارڈ کی مصدقہ نقل اور مواد طلب کرے۔اس پر وہ دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ زمین کے معاوضے کے تعین پر ضروری اعتراض کر سکتا تھا۔یہ ضروری نہیں ہے کہ نوٹس میں ایوارڈ کی تمام تفصیلات شامل ہوں جن میں اس کا غور اور معاوضے کے تعین کا طریقہ شامل ہو جیسا کہ عدالت عالیہ کے قابل جج کی رائے ہے۔یہ واجب نہیں ہے کہ دلچسپی رکھنے والا شخص دفعہ 31 کے تحت معاوضہ وصول کرنے پر فوری طور پر حوالہ کی درخواست کرے۔دوسرے لفظوں میں، رقم کی وصولی اور حوالہ کی درخواست دینا بیک وقت نہیں ہوتے۔دفعہ (2)18 کے ذریعے مذکور حد بندی کا قانونی عمل کسی خاص شکل میں نوٹس کی ترسیل کے وزارتی عمل پر منحصر نہیں ہے جب کہ ایکٹ یا قواعد میں کوئی شکل مقرر نہیں کی گئی ہو۔دفعہ (2)12 کے تحت نوٹس موصول ہونے کے لمحے سے یا جیسا کہ دفعہ (2)18 میں تصور کیا گیا ہے، یہ حد کام کرنا شروع کر دیتی ہے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 11 کے تحت دیا گیا ایوارڈ کلکٹر

کے دفتر میں دائر کیا جائے گا اور یہ کلکٹر اور دلچسپی رکھنے والے افراد کے درمیان حتمی اور فیصلہ کن ثبوت ہوگا، چاہے وہ بالترتیب کلکٹر کے سامنے زمین کے اصل رقبے، حاصل کردہ زمین کی قیمت اور دلچسپی رکھنے والے افراد میں معاوضے کی تقسیم کے بارے میں پیش ہوئے ہوں یا نہیں۔ اس لیے کلکٹر کو اپنے ایوارڈ کا نوٹس ایسے دلچسپی رکھنے والے افراد کو جاری کرنے کی ضرورت ہے جو یا تو ذاتی طور پر موجود نہیں تھے یا نمائندوں کے بذریعے موجود تھے جب کلکٹر نے اپنا ایوارڈ دیا۔ اس لیے ذیلی دفعہ (2) اس سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ایسے دلچسپی رکھنے والے افراد کو فوری طور پر ایوارڈ کا نوٹس دے نہ کہ صرف ایوارڈ کا پیغام جس کے لیے دعوی کیا گیا ہے۔ اگر ایسا دلچسپی رکھنے والا شخص جو ایوارڈ دینے کے وقت ذاتی طور پر یا نمائندے کے بذریعے موجود تھا، اسے ایوارڈ کی کاپی فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، تو کیا یہ ارادہ کیا جائے گا کہ ایوارڈ کسی ایسے شخص کو نوٹس کے ساتھ پیش کیا جائے جو موجود نہیں تھا۔ مذکورہ بالا معاملے میں اس سوال پر غور کیا گیا اور یہ قرار دیا گیا کہ نوٹس کی خدمت ایک وزارتی ایکٹ ہے اور ایکٹ کا مقصد ایوارڈ کی کاپی فراہم کرنا نہیں تھا۔ دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق کے تحت فراہم کردہ حد یہ تجویز کرتی ہے کہ اگر کوئی درخواست گزار موجود یا نمائندگی کرتا ہے، تو اسے کلکٹر کے ایوارڈ کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر احتجاج کے تحت معاوضے کو درست کرنے کے لیے درخواست دینی ہوگی اور جہاں وہ دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت کلکٹر سے نوٹس موصول ہونے کے چھ ہفتوں کے اندر یا کلکٹر کے ایوارڈ کی تاریخ سے 6 ماہ کے اندر موجود نہیں تھا، جو بھی مدت پہلے ختم ہو جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں، دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق اس حد کو متعین کرتی ہے جس کے اندر دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت حوالہ کے لیے درخواست دینا ضروری ہے اور اس کی ناکامی دعویدار کے دفعہ 18 کے تحت حوالہ طلب کرنے کے حق کو ختم کر دیتی ہے۔ اس عدالت نے پہلے ہی فیصلہ دیا ہے کہ ایوارڈ کی ترسیل کوئی پیشگی شرط نہیں ہے اور اس لیے عدالت عالیہ کی فل بنچ دفعہ 18 توضیعات کی تشریح میں درست تھی، جسے دفعہ 12 کی ذیلی دفعہ (2) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ مقامی ترمیم، لہذا، حکومت اسکے لئے مذکورہ تشریح میں کوئی مادی تبدیلی نہیں کرتی ہے۔

اپیل کو اسی کے مطابق مسترد کر دیا جاتا ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی قیمت کے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24